Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishal

B.A Part -II (Old)

Topic- Munshi Premchand

Date: 16-10-2020

Time:- 2:00 - 2:50 . P.M

منشی پریم چند

منشی پریم چند کا نام اردو افسانوی ادب میں احترام سے لیا جاتا ہے۔ پریم چند نے آپ بیتی کو جگ بیتی بنا کر پیش کیا۔ جو کچھ انھیں بھگتنا پڑا اسے اپنے افسانوں کے رنگ میں کاغذ پر اتار دیا۔ دیہاتوں کی سادہ لوح زندگی دیہاتیوں کی معصوم باتوں کو اس قدر دل نشین انداز میں پیش کیا ہے کہ دیکھتے ہی بنتا ہے۔ پریم چند کا اصلی نام دھنپت رائے تھا پریم چند نے کچھ افسانے نواب رائے عرفی نام سے بھی لکھے تھے۔ پریم چند کی زندگی محرومیوں اور حزن والم کی مجسم داستان تھی سوتیلی ماں کم عمری میں شادی تنگدستی ناداری بھی چیزوں نے مل کر پریم چند کو کندن بنا دیا تھا پریم چند نے اپنے قلم سے سماج کے ٹھیکیداروں کے خلاف خوب جہاد کیا۔ سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام پر انھوں نے اپنی کہانیوں کے ذریعہ کاری ضربیں لگائیں ہیں۔ پریم چند نے سماجی برائیوں کے خلاف عمل بھی کر کے دکھایا انھوں نے بیواؤں کی شادی پر زور دیا اور خود بھی ایک بیوہ شیورانی سے شادی کی۔ حب الوطنی اور انگریزوں کے خلاف تحریک کے پیش نظر سرکاری نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ گاندھی جی کی عدم تعاون تحریک میں عملی حصہ لیا اور اردو کے ساتھ ساتھ ہندی میں بھی لکھا، اپنا پریس قائم کر کے ماہنامہ اور ہفت روزہ جاری کیا۔ پریم چند نے ۵۶ سال کی عمر میں ۳۰۰ کہانیاں ۱۲ ناول ۳ ڈرامے اور بیسیوں مضامین انشائیے تحریر کیے۔ انھوں نے جو کچھ لکھا اس کا مقصد دل بہلانا نہیں بلکہ سماج کے دبے کچلے لوگوں کی آواز کو بڑے لوگوں تک پہنچانے کا کام کیا ہے۔ پریم چند نے جو کچھ لکھا ہے اس کا احاطہ یہاں کرنا ممکن نہیں ہے ان کے ناولوں میں اچھوتے پن اور دل چسپ بیان کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

پریم چند پہلے افسانہ نگار ہیں جنھوں نے عوامی زندگی کو اپنا موضوع بنایا اور اردو ادب کو سماجی حقیقت سے روشناس کرایا اور افسانہ نگاری میں پریم چند نے بڑا نام پیدا کیا ان کی سب سے پہلی کہانی "دنیا کا سب سے انمول رتن" اور آخری کہانی "کفن" ہے کسانوں کے جذبات اور دیہاتی زندگی کے سچے واقعات ان کے یہاں بڑی کثرت سے ملتے ہیں پریم چند کے سارے کردار مثالی ہوتے ہیں۔ ان کے کردار جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ گاؤں کی زندگی ،

غربت، جہالت، ہندوستان کی عورتوں کی مجبوریاں، پنڈتوں، پجاریوں، ہریجنوں وغیرہ کے کردار ان کے افسانوں میں بڑی خوبی کے ساتھ ملتے ہیں۔ پریم پچیسی اور پریم بتیسی پریم چند کے افسانوں کے دو مجموعے ہیں۔

ناول نگار: اردو ناول نگار اور افسانہ نگار دونوں حیثیتوں سے پریم چند کا رتبہ بہت بلند ہے افسانوں کے علاوہ پریم چند نے بہت سے ناول بھی لکھے ہیں۔ مثلاً بازارِ حسن، چوگانِ ہستی، گوشہ عافیت، میدانِ عمل، اور گئودان وغیرہ پریم چند کے جیتے جاگتے ناول ہیں ان کے ناولوں میں ان کے افسانوں کی طرح مقامی رنگ کی خصوصیت جھلکتی ہے۔ پریم چند کو ناول نگاری پر پوری طرح فوقیت حاصل ہے۔ انھوں نے دیہات کے رہنے والے لوگوں کے ہو بہو نقشے اور یہاں کے کسانوں کے سچے واقعات نہایت عمدہ طریقہ سے اپنے ناولوں اور افسانوں میں پیش کئے ہیں اور افسانوی ادب میں پریم چند پہلے افسانہ نگار ہیں جنھوں نے دیہات میں رہنے والے غریب طبقے کے انسانوں کی زندگی اور ان کے مسائل کو اپنا موضوع بنایا۔ پریم چند غریبوں اور مظلوموں کے بہت بڑے ہمدرد ہیں۔ پریم چند کا انتقال ۱۹۳۶ء میں ہوا۔ پریم چند کا اصلی نام دھنپت رائے تھا لوگ انھیں ان کے قلمی نام سے ہی زیادہ جانتے ہیں۔

پریم چند نے نہایت کامیاب ناول لکھے۔ اس زمانے میں ڈپٹی نذیر احمد، سرشار اور مرزا ہادی رسوا کے ناولوں کے علاوہ ان کے سامنے کوئی اعلیٰ نمونے نہ تھے اس لئے اس فن میں ان کو بڑا ریاض کرنا اور دیہاتی زندگی کی مرقع کشی کو انھوں نے اپنے ناولوں میں محور بنایا اور وہاں کی سیاسی، سماجی اور معاشرتی زندگی کا بھرپور جائزہ لیا اور اپنے ناولوں کے لئے ایک معیار قائم کیا۔ اردو ناول نگاری کی ایک ایسی عمارت کھڑی کی جس کے دروازے پر آنے والے نے پریم چند کو سراہا اور اس کے فن ناول نگاری اپنی توجہ کا مرکز بنایا: